مدیح حسن مجتبیٰؑ

محترمہ بنت زہراء نقوی ندیؔ الہندی صاحبہ

پھر ہوئی توفیق پھر لکھا قصیدہ آپ کا
ہوتا ہے کس حسن سے احسان، مولا آپ کا

مرسلؐ اکبر کے بیشک سبطِ اکبر آپ ہیں
کیا بڑا دنیا میں رکھا رب نے رشتہ آپ کا

بانیٔ اسلام نانا محسنِ اسلام جد
اور ملقب کلِّ ایماں سے ہے بابا آپ کا

ماں بقولِ مصطفیؐ سردار عورات جہاں
کیسے ممکن ہے تقابل ابنِ زہراؑ آپ کا

سچے موتی بانٹتے ہیں آپ ہی کے لعلِ لب
اور کبھی بھی کم نہیں ہوتا خزانہ آپ کا

آپ ہی کے در کے نوکر قدسیاں عرش ہیں
آستاں ہے عرش اعظم سے بھی اونچا آپ کا

ناز برداری کی حد ہے عید کے دن خود رسولؐ
سیدہؑ کے گھر سے نکلا بن کے ناقہ آپ کا

آپ ہیں بابِ مدینہ غاصبوں کو کیا خبر
درحقیقت ہے زمانے میں مدینہ آپ کا

آپ کے مسلک کو روشن کرتا ہے حسنِ سلوک
خلد تک سیدھا چلا جاتا ہے رستہ آپ کا

اس لئے بے خوف ہوں اس عہد پُرآشوب میں
ہے ندیؔ الہندی کو اے آقا سہارا آپ کا

محمدۃ الامام الثالثؑ

محترمہ تنظیم زہراء نقوی کنیزؔ اکبرپوری

یوں عزیز ہم کو ہے عشق پنجتنؑ کی زندگی
جس طرح محبوب بلبل کو چمن کی زندگی

کیجئے عشقِ حسنؑ گذرے مگن کی زندگی
ورنہ قسمت میں لکھی ہے بہکی سنکی زندگی

ہے میسّر اُن کے بلبل کو چمن کی زندگی
اور اعدا جیتے ہیں زاغ و زغن کی زندگی

ناز اٹھانا احمد مرسلؐ کا بتلاتا ہے یہ
ہے پسند خالقِ اکبر حسنؑ کی زندگی

جایئے بابِ علومِ مصطفیٰ تک جایئے
ہو اگر منظور حضرت فکر و فن کی زندگی

ان کی چشم لطف سے ہے عرش پر اپنا دماغ
رہ کے دھرتی پر ملی مجھ کو گگن کی زندگی

میرے آقا اپنے مرقد تک بلا لیجے مجھے
ہند میں محسوس کرتی ہوں گھٹن کی زندگی

سیدِ شبّانِ جنت ہیں حسنؑ ابن علیؑ
خلد جانا ہے تو اپناؤ حسنؑ کی زندگی

چھوڑ کر شہرِ مودّت کیوں نکل جاؤں کہیں
کون ہے جس کو نہیں پیاری وطن کی زندگی

ہے درِ زہراؑ سے رشتہ اور اسی باعث کنیزؔ
ہے عزیز از جان مجھ کو علم و فن کی زندگی